انوکھی دریافت

علی حیدر

پروفیسر محمد وقار جابر ملک کے مشہور اور مایۂ ناز ماہرِ ارضیات تھے۔ پورا ملک ان کی تلاش کی ہوئی چیزوں کی وجہ سے مشہور تھا۔ کھدائی کے دوران انھوں نے بہت سی چیزیں دریافت کی تھیں۔ انھوں نے اپنے کارکنوں کے ساتھ ملک کے دور دراز علاقے ''جاڑ جا'' میں کھدائی کا کام شروع کیا تھا۔ کچھ دن تو انھیں کچھ نہ ملا۔ پھر اچانک ایک دن ان کے ایک ساتھی نے گول سی ڈبا نما کوئی چیز ان کے سامنے لا کر رکھ دی۔ بظاہر تو یہ پتھر کا لگ رہا تھا، لیکن لوہے جیسی کسی دھات کا بنا ہوا تھا۔

اس کارکن نے بتایا: ''سر! ہم نے مشینوں سے چیک کیا ہے۔ اس میں کچھ لوہے کی آمیزش معلوم ہوتی ہے۔ اگر یہ یہاں کے قدیم باشندوں کی کوئی چیز ہوئی تو یہ ہماری اب تک کی سب سے بڑی دریافت ہوگی۔''

''اچھا! پھر تو بہت ہی زیادہ اچھا ہے۔''

''اسے جلدی سے صاف کرو اور ہاں، ذرا احتیاط سے پھر فوراً مجھے دکھاؤ۔'' وقار جابر گول سے ڈبے کو اُلٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے بولے۔

''ٹھیک ہے سر!'' اس نے کہا اور ڈبا اُٹھا کر واپس چلا گیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد اس نے ایک عجیب سا آلہ ان کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ انھوں نے دیکھا یہ ایک لوہے کا ہلکا سا گول ڈبا تھا۔ اس کے پیندے پر ایک چھوٹا سا سوراخ اور ایک تار اس میں سے ہوتی ہوئی ڈبے کے اندر جا رہی تھی۔ یہ ایک عجیب آلہ یا ہتھیار تھا۔ اس کے اوپر ایک عجیب

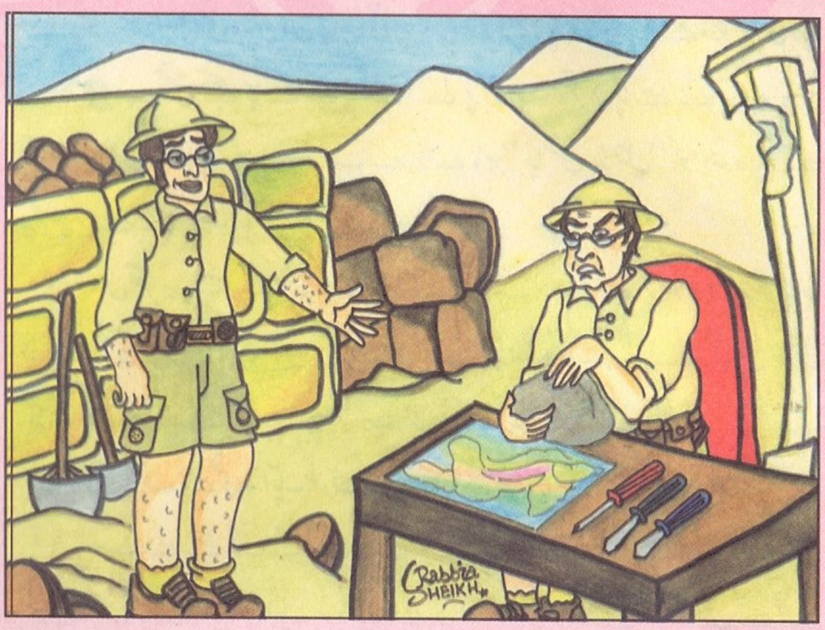

زبان میں کچھ لکھا ہوا تھا، لیکن کوشش کے باوجود کوئی اسے پڑھ نہ سکا۔

یہ ایک شان دار دریافت تھی۔

اخبار ''جب تک'' میں سب سے پہلے اس عجیب و غریب دریافت کی خبر شائع ہوئی۔ پھر تو ہر اخبار میں یہ خبر نمایاں طور پر چھپنے لگی۔ حکومت نے اس آلے کو اپنی حفاظت میں لے لیا اور اس کام پر وقار جابر کو ایک بڑے انعام و اکرام سے نوازا، لیکن اب تک اس آلے پر موجود تحریر زبانوں کا علم جاننے والے ملک بھر کے ماہرین بھی نہ پڑھ سکے۔

اگر یہ آلہ جاڑ جا کے قدیم لوگوں کی کوئی چیز ہوئی تو یہ جلد ہی پوری دنیا میں مشہور ہو جائے گی، کیوں کہ جاڑ جا کے قدیم باشندے علم و حکمت کی وجہ سے دنیا میں مشہور تھے۔

اب یہ نسل ختم ہو چکی تھی، لیکن ان کی پرانی چیزوں کے آثار پائے جاتے تھے، جو پوری دنیا میں ہر چیز سے قیمتی سمجھے جاتے تھے۔ اب آلے پر موجود وہ تحریر پڑھنے کے لیے دنیا کی قدیم زبانوں کا علم جاننے والے سب سے بڑے ماہر ''جانسن پڈبیل'' کو سمندر پار سے یہ تحریر پڑھنے کے لیے بلایا گیا تھا۔

اس تقریب میں وقار جابر صاحب کے دریافت کردہ آلے پر موجود تحریر کو پڑھا جانا تھا۔ اتنی بڑی تقریب شاید ہی پہلے کبھی ملک میں ہوئی ہو۔ ہر طرف روشنی ہی روشنی تھی۔ پورے ملک سے لوگ اس تقریب میں شرکت کے لیے اُمڈ آئے تھے۔ یہ تقریب حکومت کی طرف سے تھی۔ ایک طرف بہت بڑا اسٹیج تھا۔

سب سے پہلے ملک کے ایک بڑے صوبے کے گورنر نے آکر پروفیسر وقار جابر کی تعریف میں زمین و آسمان ایک کر دیے۔ پھر کئی اور دانش وروں کی علم و دانش سے بھری تقریروں کے بعد ''جانسن پڈبیل'' کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی گئی۔ وہ اسٹیج پر آئے، پہلے تو انھوں نے اپنے کام کے بارے میں کچھ باتیں کیں۔ پھر ایک طرف رکھے ہوئے آلے کو اُٹھا کر اُلٹ پلٹ کر دیکھا۔ کچھ دیر غور کرنے کے بعد اس پر موجود تحریر کو پڑھنا شروع کیا۔ جانسن پڈبیل نے تحریر پڑھتے ہوئے بتایا: ''اس پر لکھا ہے کہ اس خالی ڈبے کو کچرے کی بالٹی میں پھینکیں۔ خود کو اور اپنے ملک کو صاف ستھرا رکھیں۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ اب سے ہزاروں سال پہلے بھی یہاں مہذب قومیں آباد تھیں، جنھیں اپنے وطن سے پیار تھا۔''

☆☆☆